الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

قیوم زماں مجدد دوراں امام خراساں حضرت اخندزادہ

فقیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

المعروف پیرارچی وخراسانی

کا پیغام

علماء و مشائخ اہلسنت کے نام

ناشر
مکتبہ محمدیہ سیفیہ
آستانہ عالیہ راوی ریان شریف ۔ لاہور

الصّلوٰۃُ وَ السلام علیك یَا رسُولَ الله

قیوم زماں مجدد دوراں امام خراساں حضرت اخندزادہ

فقیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

المعروف پیرارچی وخراسانی

کا پیغام

علماؤ مشائخ

اہلسنت کے نام

ناشر

مکتبہ مُحمد یہ سیفیہ

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف۔لاہور

برائے رابطہ: پیر عابد حسین سیفی 0333-4263943

صوفی غلام مرتضٰی محمدی سیفی 0321-6202022

مولانا محمد یٰسین محمدی سیفی 0321-4226135

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام و علیک یارسول اللہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہِ الکریم و علی الہ وا صحا بہ و اتبا عہ اجمعین اما بعد!

میں فقیر سیف الرحمٰن بن قاری سرفراز خان بن قاری محمد حیدر (حنفی مذہباً) نقشبندی مشرباً و ماتریدی اعتقاداً کوٹ ننگر ہار مولداً ار چی ترکستان مسکناً باڑہ کھجوری منڈی کس) تمام اہل اسلام علمائے کرام ومشائخ عظام کوخصوصاً یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدوللہ میں اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہوں تمام سرزمین پر اپنے آپ سے بااعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنیٰ ترین نظر نہیں آتا اور میں نور مجسم رحمتِ عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں اور فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہوں اور اصول وعقائد میں اہل سنت وجماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابومنصور ماتریدی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کا تابع ہوں اور تصوف وطریقت میں حضرت خواجہ بزرگ محمد بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کا تابع ہوں اوران بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں لیکن اس امر میں باشعور مسلمان اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہر زمانہ میں اہل حق وفقرا طریقت کے حاسدین اور معاندین موجود ہوتے ہیں جو قسم قسم کی افترا بازیوں کے ذریعے عام مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے رہتے ہیں اور اولیاء کرام کے خلاف عوام کو ابھا رتے رہتے ہیں لیکن اہل حق (شکر اللہ سعیھم) ہر زمانہ میں ان منکرین اسلام اور حاسدین کا منہ توڑ جواب دیتے رہے ہیں اللہ رب العزت نے قرآن میں ارشاد فرمایا

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (القرآن)

ہر دور میں بزرگان دین اہل اسلام کو ان کی مکاریوں سے آگاہ فرماتے رہے ہیں اس پُرفتن دور میں سنت وشریعت کی پابندی کرنا نفس کے ساتھ بہت بڑا جہاد ہے اور اس کا اجر اس قدر عظیم ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ فسادات کے وقت جس نے میری ایک سنت پر عمل کیا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ یہ فقیر بتا سکتا ہے کہ لاکھوں خلفاء ومریدین دنیا کے تقریباً ہر حصے میں احیاء سنت اور شریعت محمدی ﷺ کا ایک عظیم اور روحانی انقلاب برپا کر رہے ہیں اور ہزاروں بلکہ لاکھوں بدعقیدہ اور بھٹکے ہوئے گمراہ لوگ ہدایت پاچکے ہیں۔ پنجاب میں میرے خلیفہ میاں محمد حنفی سیفی میرے مریدوں میں ایک روشن مثال ہیں جو کہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور میں خلق اللہ کی خدمت کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔

قیاس کن ز بہار من گلستان مرا

اس فقیر کے بارے میں بدعقیدہ لوگوں نے یہ افترا بازی کی کہ چونکہ میں بریلوی نہیں کہلواتا اس لئے مجھے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ جات سے اتفاق نہیں ہے تو اس فقیر نے بارہا معزز علماء ومشائخ عظام کی موجودگی میں یہ بات بیان کی کہ اس حقیقت سے یہ فقیر آگاہ ہے کہ عظیم المرتبت عاشق ماہ رسالت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تمام زندگی احیائے سنت اور اماتت بدعت کے لئے کوشاں رہے آپ کی محققانہ تحریرات سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ مستفیض ہو رہے ہیں۔

اور میں یعنی فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن نے خطیب بے مثل مولانا علامہ مقصود احمد قادری صاحب خطیب مسجد حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر علمائے

کرام کی موجودگی میں بارہا یہ بیان کیا کہ مجھے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام فتاویٰ جات سے اتفاق ہے۔

اور یہ افتراء بازی کی گئی کہ میں معاذ اللہ گستاخ رسول کو کافر قرار نہیں دیتا تو فقیر نے بارہا یہ بیان کیا کہ میرے نزدیک اجماعی قاعدہ ہے جو میرے سمیت تمام علمائے اہلسنت کا اجماعی قاعدہ۔ گستاخی ہے کہ اگر کوئی ضروریات دین سے انکار کرے تو کافر ہے اور اگر گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب ہوا تو اگر وہ دیوبندی ہو یا غیر دیوبندی کافر ہے۔

اس کے باوجود جب میرے سامنے حفظ الایمان کی وہ عبارت جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی گئی تھی پڑھی گئی تو میں نے اس کے مصنف قائل ومصحح کو کافر قرار دیا اور اسی طرح دیگر تمام گستاخانہ عبارات کے قائل مصدق ومصحح کو کافر قرار دیا اور میرا آج بھی یہی فتویٰ ہے۔ اور الحمد اللہ میں کتاب "حسام الحرمین" کی بھی مکمل تائید کرتا ہوں۔

شیخ المشائخ مجدد عصر حاضر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی مبارک دامت برکاتہم کے بارے میں چند اکابر علماء ومشائخ کے تاثرات

رئیس المتکلمین حضرت العلام جامع المعقول فقیہ وقت حضرت مولانا عطا محمد بندیالوی دامت برکاتہم عالیہ فرماتے ہیں۔

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب سے جو باتیں منسوب کی گئی ہیں وہ تمام لغو اور بے بنیاد ہیں آپ مسلکاً اہلسنت وجماعت حنفی ماتریدی ہیں حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں۔ ہر شام ختم

خواجگان میں سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ختم برائے ایصال ثواب کرتے ہیں قبلہ پیر صاحب شریعت محمدی کی ترقی وترویج کے لیے شب وروز کوشاں ہیں۔ علاوہ ازیں جو کچھ رسائل وجرائد میں قبلہ پیر صاحب کے بارے میں مجھ سے منسوب کیا گیا وہ بے بنیاد ہے میں ایسی ہستی کا دلی طور پر احترام کرتا ہوں۔

حضرت استاذ العلماء والفضلاء شیخ الحدیث علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب فیصل آبادی فرماتے ہیں۔

بعض معاندین کو مخاطب کرتے ہیں کہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کے ہاتھ پر ہزاروں لاکھوں لوگوں کی اصلاح ہو رہی ہے اور معاندانہ رویہ ترک کریں اور اہل سنت و جماعت میں انتشار کا سبب نہ بنیں۔

استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی عبدالکریم ابدالوی خانقاہ ڈوگراں فرماتے ہیں

کہ پیر صاحب کے مخالفین کا فتوی کفر خود کفر ہے اور کتاب وسنت کی تعلیمات کے خلاف اور باطل ہے۔

حضرت علامہ شیخ القرآن مولانا مقصود احمد صاحب قادری خطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ صاحب وقت کے ایک عظیم پیکر ہیں آپ اسلامی دنیا کی ایک انقلابی اور روحانی شخصیت ہیں ہر دور میں اچھے لوگوں کی مخالفت ہوتی رہی ہے آج کل بعض حضرات اپنی کم عقلی یا تعصب کی وجہ سے مخالفت کر رہے ہیں جو سراسر انصاف کے منافی ہے۔

(مفکر اسلامی حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ صاحب سابق پرنسپل جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور فرماتے ہیں)

جو الزام پیر صاحب پر لگائے گئے ہیں وہ مبنی برحق نہیں ہیں جن کی تردید حضرت پیر اخندادہ سیف الرحمٰن صاحب اپنے طبع شدہ انٹرویو میں کر چکے ہیں جو 19 جون کے روزنامہ خبریں میں چھپ چکا ہے

حضرت پیر محمد افضل قادری

پیشوائے سلسلہ عالیہ سیفیہ مبلغ اسلام حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی رحمتہ علیہ اللہ نے تصوف کے میدان میں اپنے دور میں مثالی خدمات سرانجام دیں۔ لاکھوں لوگوں کی تربیت کر کے انھیں متشرع بنایا خصوصاً داڑھی مبارک اور عمامہ مبارک کی سنت کی ترویج کی۔ افغانستان سے ہجرت کے بعد چند سالوں میں آپ کا سلسلہ پورے پاکستان میں پھیل گیا۔ آپ انتہائی مخلص شخصیت تھے۔ آپ نے جب دیوبندی علماء کی گستاخانہ عبارات کا مطالعہ کیا تو برملا تکفیر کے فتاویٰ علماء حرمین (حسام الحرمین) کی تائید کی جب پشاور کے ایک عالم دین کے اختلافات طول پکڑ گئے تو راقم الحروف ان دنوں جماعت اہل سنت پاکستان کا ناظم اعلیٰ تھا کو تحریری طور پر شرعی فیصلہ کرنے کے اختیارات دیے چنانچہ جماعت اہل سنت پاکستان کے شرعی بورڈ نے فیصلہ دیا آپ نے اسے قبول فرمایا۔

آپ کی ساری اولاد بھی متشرع ہے جبکہ مشائخ کی اکثریت کے صاحبزادے متشرع نہیں ہوتے اور اکثر داڑھی منڈے یا داڑھی کترے ہوتے ہیں اور جب سجادہ نشین بنتے ہیں پھر داڑھی رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو اپنی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔

آپ شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ایک تبحر عالم دین بھی تھے علم دوست تھے۔ روزانہ لائبریری میں بیٹھتے تھے اور علماء کے ساتھ مسائل دین پر بحث وتمحیص کرتے تھے۔

آپ کے خلفاء خصوصاً حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہٗ، حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی، مولانا عابد سیفی اور دیگر خلفاء نے اپنی تحریکوں خصوصاً تحفظ ناموس رسالت کی تحریکات میں بلا خوف وخطر حصہ لیا اور ۱۹۹۶ء کے آل پاکستان سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور میں حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہزاروں خلفاء مریدین کو تحریری حکم دیا کہ وہ جماعت اہل سنت پاکستان کے سنی کنونشن کو کامیاب بنائیں۔ اسی طرح ۱۹۹۹ء میں سنی کانفرنس ملتان میں ہزار ہا مریدوں اور سینکڑوں خلفاء کی معیت میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور سنی کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ یہ اجمالی تحریر لکھی ہے انشاءاللہ ''تفصیلی تحریر میں اپنے تاثرات بیان کروں گا۔''

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی ایم این اے

پیر طریقت رہبر شریعت علامہ اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک علم وعمل کا روشن باب تھے۔ آپ نے، آپ کے خاندان نے افغانستان، پاکستان بالخصوص خیبر پختونخواہ میں دین کی ترویج واشاعت کا کام کیا جس کی وجہ سے لاکھوں مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعشق کے حسین زیور سے آراستہ ہوئے آپ تصوف و معرفت میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کے انتقال پُر ملال سے عالم اسلام ایک عظیم روحانی علمی شخصیت سے محروم ہوا، آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے افکار ونظریات سے انتہائی متاثر تھے اور آپ نے اپنی زندگی میں فقیر کے سامنے حسام الحرمین اور اعلیٰ حضرت کے دیگر فتاویٰ جات کی تائید و

حمایت کی اور فرمایا کہ یہ متاع حیات ہے اللہ پاک آپ کو اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اپنے جوار رحمت میں عظیم جگہ عطا فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان اور خلفاء اور مریدین، متوسلین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

محقق رضویات حضرت علامہ سید وجاہت رسول قادری

فقیر کو یہ جان کر خوشی ہوئی مجی وعزیزی ملک محبوب الرسول القادری زیدہ مجدہ، مجلّہ انوار رضا کا ایک خصوصی شمارہ حضرت پیر طریقت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن حفظہ اللہ الرحمٰن کی علمی دینی ومسلکی وروحانی خدمات کے حوالے سے شائع کر رہے ہیں۔ دین ومسلک سے ان کی محبت اور وابستگی ہے کہ یہ اہلسنت وجماعت کی متعدد شخصیات پر ضخیم خصوصی شمارے شائع کر چکے ہیں اور اہل علم سے داد وصول کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت علامہ مفتی منیب الرحمٰن قادری

حضرت علامہ محترم اخندزادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہم مستند وثقہ عالم دین ہیں اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے کامل شیخ طریقت ہیں اور دیگر سلاسل طریقت قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے بھی انھیں خلافت حاصل ہے اور اس طرح مجمع السلاسل ہیں۔ ان کے اسم گرامی سے مناسبت کی وجہ سے ان کا سلسلہ "سیفیہ" کے نام سے معروف ہے۔ مجھے ان سے بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہے، تاہم ان کے وابستگان ،مریدین، مستبینا ور خلفاء میں جید علماء کرام بھی شامل ہیں۔ میں نے ان کے تمام مریدین اور خلفاء کو متشرع، اور احکام شریعت پر عامل پایا ہے۔ علماءِ اہلسنت سے بھی ان حضرات کا

تعلق محبت واحترام کا ہے، یہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ان کے ہاں مریدین کی تربیت، تزکیۂ نفس اور تعلیم کا سلسلہ کافی محکم اور مضبوط ہے۔ موجودہ دور میں پیری مریدی بالعموم ایک رسمی چیز اور "بیعت ارادت و برکت" کے بجائے "بیعت منفعت" بن کر رہ گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے خطے کے اکابر اولیاء کرام کی اولاد، اخلاف، مخادیم، سجادگان اور مسند نشین تو کہلاتے ہیں، لیکن جب وہ خود ہی عالم و عامل شریعت نہیں ہیں، تو ان کے مریدین کو ہدایت واتباع شریعت اور تزکیہ و تطہیر باطن کی تربیت کہاں ملے گی، اہلسنّت و جماعت کا یہی سب سے بڑا المیہ ہے اور مجموعی زوال کا باعث ہے۔ اکثر مزارات کا ماحول اور اعراس کی تقریبات بدعات و مکروہات بلکہ بعض اوقات محرمات کا مرکز بنتی جا رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خان قادری برکاتی محدث بریلی قدس سرہم العزیز کے بقول بزرگانِ دین اور اصحاب مزارات کی توجہات اور فیوض و برکات میں بھی کمی آگئی ہے۔ ایسے مایوس کن ماحول میں حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی عرف "مبارک سرکار" ایسے مشائخ طریقت کا وجود غنیمت ہے۔ ماشاءاللہ ان کے صاحبزادے حضرت علامہ حمید اللہ جان صاحب زید مجدہم بھی ثقہ عالم دین اور شیخ الحدیث والتفسیر ہیں، اس لیے بجا طور پر امید کی جاسکتی ہیں کہ "سلسلۂ سیفیہ" کا طریق ان کی آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کا سایۂ عاطفت تادیر قائم ودائم رکھے، کیونکہ حضرت محدث بریلوی قدس سرہم العزیز نے ایک کامل شیخ طریقت کی جو شرائط بیان کی ہیں کہ (الف) صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت ہو (ب) ثقہ عالم دین ہو اور ادلہ شرعیہ سے عقائد واحکام کے بیان، تفہیم و تفہیم پر قادر ہو یعنی عالم و عامل ہو (ج) اور اس کا سلسلہ بیعت وارشاد متصل ہو۔

(اسی تحریر پر دارالعلوم نعیمیہ کراچی کے ناظمِ تعلیمات مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی نے ان الفاظ میں تائید فرمائی)

حضرت پیر سیف الرحمٰن پیرارچی عرف ''مبارک سرکار'' کے بارے میں مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے جو تاثرات درج کیے ہیں، ان کی توثیق کرتا ہوں۔اپنے مریدین کی دینی تعلیم و تربیت اور تزکیۂ نفس کے حوالے سے ان کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

مناظرِ اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد

آج راوی ریان شریف حاضری سے قبل حضرت میاں صاحب زید شرفہ کے معیت میں پیر طریقت حضرت علامہ مولانا بالفضل اولنا خواجہ محمد سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کی خدمت اقدس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ والا شان علامہ احمد سعید المعروف یار جان صاحب نے تعارف کرایا۔جس پر آپ تھوڑی دیر تک غور سے دیکھتے رہے پھر مسکرائے، ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔پھر تحائف دے کر رخصت فرمایا۔بقول حضرت صاحبزادہ یار جان صاحب زید شرفہ آپ ابا جی قبلہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نسبت حوالہ سے بھی کلمات خیر سے نوازا۔کوئی گفتگو کا موقع تو نہیں ملا لیکن نورانی چہرہ اور پورے ملک میں ایک مثالی سنت مبارکہ کی ترویج کا عملی نیٹ ورک آپ کی روحانی و تنظیمی صلاحیتوں کا واضح ثبوت ہے۔آپ کی ٹانگوں میں تکلیف نظر آ رہی تھی۔85 سال عمر مبارک ہے دیگر عوارض بھی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کا سایۂ عاطفت صحت و سلامتی کے ساتھ مسترشدین کے سروں پر سلامت رکھے۔سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج مسلمانوں کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے صاحبزادگان کو اور تمام خلفاء کو مزید ہمت و قوت نصیب فرمائے۔

علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی رحمۃ اللہ علیہ

اعتقادی و نظریاتی اعتبار سے اور بعض بریلوی کہلانے والوں نے ان کے (حضرت اخندزادہ صاحب سرکار) خلاف معاندانہ کارروائی شروع کر رکھی ہے کہ وہ سنی حنفی نہیں حالانکہ وہ یاغوث اعظم دستگیر کو جائز فرماتے ہیں بلکہ یاغوث اعظم دستگیر نامی پمفلٹ اپنے آستانے سے شائع کیا ہے تمام عقائد میں اہلسنت بریلوی سے پوری پوری مطابقت رکھتے ہیں عرس کرواتے ہیں میلاد مناتے ہیں آستانے پر عرس کے موقعہ پر سلام مع القیام بھی پڑھا جاتا ہے۔ بہر حال منکرین و معاندین جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں ہدایۃ السالکین میں کوئی ایک بھی ایسی بات نہیں ہے جس کو کفر یا ضلالت یا فسق قرار دیا جا سکے محض خوابوں کو خصوصاً مریدین یا خلفاء کی خوابوں اور انہی کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر کسی پر کفر کا فتویٰ لگانا یا ضلالت کا فتویٰ لگانا کہاں کی عقلمندی ہے پھر خواب میں انبیاء کو امامت کرانے کو کفر کی وجہ قرار دیں کتنی زیادتی ہے کیا بیداری میں امام الانبیاء کو امامت کرانا کفر ہے اگر ہے تو پھر صدیق اکبر اور عبدالرحمٰن بن عوف کے متعلق کیا فتوی دیا جائے گا اگر بیداری میں یہ امر وجہ کفر نہیں تو خواب میں کیونکر یہ کفر ہے پھر امامت وجہ فضیلت و وجہ فضیلت ہے ہی۔ کسب کیا مفضول افضل کو امامت نہیں کرا سکتا یقیناً کرا سکتا ہے البتہ شیعہ کے نزدیک امامت وجہ افضلیت مگر ہم تو اہلسنت ہیں ہمارے نزدیک تو ضروری نہیں کہ افضل ہی امام ہو مفضول بھی امام ہو سکتا ہے جیسا کہ کتب علم کلام میں شیعہ اور سنی کے درمیان اس کو بھی وجہ فرق بتایا گیا ہے کہ کتب علم کلام میں شیعہ اور سنی کے درمیان اس کو بھی وجہ فرق بتایا گیا ہے۔

☆ سابق ایم پی اے، استاذ العلماء شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ فاروقیہ گوجرانوالہ

اور افضل مفضول سے دعا بھی کرا سکتا ہے یہ عجز و انکساری و تواضع اور شفقت کی

بنیاد پر ہوتا ہے نہ کہ وہ مفضول ہے جیسا بعض روایات سے یہ نسبت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتے وقت فرمایا کہ ان سے میری امت کی بخشش کی دعا کہنا کیا یہ دلیل افضلیت ہے ہرگز نہیں۔ اور یہ کہنا کہ غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی جھوٹ ہے۔ آپ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں فرمایا یہ بھی کسی خلیفہ کا خواب اور اس کی تعبیر کے ضمن میں ہے بہر حال یہ جزوی فضیلت پر بھی محمول ہوسکتا ہے اگر وحدت اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق بعض خوبیوں کے لحاظ سے خلفاء ثلاثہ سے افضل ہوسکتا ہیں تو امت محمدیہ کا کوئی ولی بھی غوث پاک سے جزوی لحاظ سے افضل ہوسکتا ہے اگر وہ کفر وضلالت وفسق نہیں تو یہ بھی نہ کفر ہے نہ ضلالت نہ فسق ہے۔ کلی لحاظ سے خلفاء ثلاثہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اور شیخین کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہونے پر اجماع بھی ہے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضلیت قطعی نہیں بلکہ ظنی اور غیر اجماعی ہے چنانچہ فتاوی رشیدیہ میں امام ابن حجر فرماتے ہیں۔ جوربہ ان افضلیة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الثلاثتہ ثم عمر علی الاثنین محمع علیہ عند اھل السنتہ لا خلاف بیحکنم فیہ والاجماع یطیر القطع و اما افضلیة عثمان علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فطنیة لا بعض اکابر اھلسنت کسفیان الثوری فضل علیا علی عثمان وما وقع فیہ خلاف بین اھل السنة ظنی یعنی خلفاء اربعہ کے درمیان افضلیت کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابوبکر کی افضلیت خلفاء ثلاثہ پر پھر حضرت عمر کی فضیلت بقیہ دونوں پر اہلسنت کے نزدیک اجماع ہے۔ یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اجماع قطعیت کا فائدہ دیتا ہے اور حضرت عثمان کی افضلیت حضرت علی پر تو فضیلت ظنی ہے کبھی بعض اکابر اہلسنت مثلاً

سفیان ثوری کے نزدیک حضرت علی افضل ہے حضرت عثمان سے اور جس چیز میں اہلسنت کے مابین اختلاف ہو وہ ظنی ہوتی ہے۔

اگر جناب سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے نزدیک حضرت علی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں تو پھر کیا سفیان ثوری پر کفر یا ضلالت یا فسق کا فتویٰ لگایا جائے گا یاد رہے یہاں فضیلت کلی کی بات ہے نہ کہ جزوی کی۔ یونہی حضور غوث پاک سے بھی کوئی ولی اگر جزوی طور پر افضل ہو جائے تو کیا قیامت ہے۔ جب غوث پاک کا قیامت تک آنے والا اولیاء کرام سے افضل ہونا نہ قرآن میں منصوص ہے نہ حدیث میں، نہ اجماع میں، نہ ائمہ مجتہدین کے نزدیک، جو اس کا مدعی ہے وہ ضرور پیش کرے مگر کوئی قیامت تک اپنی مرضی پیش نہیں کر سکتا بلکہ غوث پاک کے قیامت تک رہا آنے والے تمام اولیاء پر افضل طور پر کلی ہونے کی نص بھی موجود نہیں ہے بلکہ اپنے زمانے کے اولیاء سے افضل ہونے پر بھی نص میں موجود نہیں ہے بہر حال مقصد یہ ہے کہ حضرت صاحب قبلہ عالم کی کوئی بھی تحریر ایسی نہیں جس کو کفریہ یا گمراہانہ قرار دیا جا سکے خدا تعالیٰ ان معاندین وحاسدین کو ہدایت عطا فرمائے اور حق گوئی کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق بھی دے تا کہ یہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں حضرت صاحب نے بندہ کے سامنے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کو تین بار عاشق رسول الشیخ بہت بڑے عالم قرار دیا تھا۔ اور رہدایت السالکین کے متعد صفحات میں مولانا احمد رضا کا علامہ احمد رضا، اعلیٰ حضرت احمد رضاء اور امام احمد رضا بھی لکھا ہے پوری بات کی دلیل ہے کہ باوجود بریلوی نہ کہلانے کہ آپ ان کی عظمت بزرگی اور تبحر علمی کے قائل ہیں اس کے باوجود ان کو دیوبند قرار دینا یا مشکوک قرار دینا یا مذبذب سمجھنا کوئی دیانداری نہیں ہے۔ اور ان کے خلاف نعوذ باللہ کفر کے فتوے لیتے پھرنا یا دینا بھی کوئی عقلمندی اور ایمانداری نہیں علامہ عبدالغنی تو الحدیقہ الندیہ ص 242 ج 1 میں

فرماتے ہیں کہ ولی کی ولایت کا انکار، ولی کو اذیت دینا کفر ہے ان کو کافر کہنے والا موذی کیونکہ خود کافر نہ ہوگا تو یقیناً وہ خود کافر ہے۔

استاد العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی

الحمد لله حمد الشاكرين والصلوة واسلام على احمد الحامدين و محمد الحمودين و على آله و اصحابه الطيبين والطاهرين والتابعين لهم بالاحسان الى يوم الدين امابعد!

اللہ تعالی کا نبی اکرم ﷺ کے طفیل اس امت پر بہت بڑا فضل و کرم ہے اور کئی امتیازی خصوصیات کے ساتھ اس کو نوازا ہے اور دوسری امتوں پر فوقیت اور برتری عطا فرمائی منجملہ ان کے یہ خصوصیات بھی ہے کہ اس میں بیشمار اولیاء کرام علماء اعلام پیدا فرمائے جو صدیوں سے اس دین کی ترویج و اشاعت میں مشغول ہیں اور مخالفین ومنکرین کے شکوک وشبہات اور وسوسہ کاریوں کا توڑ اور دفاع کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے جیسے کے مخبر صادق ﷺ نے فرمایا۔

لا تزال طائفة امتى ظاهرين على الحق: (الحديث)

اور ان حضرات سے تبلیغ اسلام اشاعت دین کا وہی کام لے رہا ہے جو کہ انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کرتے تھے۔

قال النبى ﷺ ان بنى اسرائيل كانت تسوسيم الانبياء كلماهلك نبى خلفه نبى (الحديث)

یعنی بنی اسرائیل کی نگرانی اور اصلاح احوال انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے جب کبھی ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا اس کا خلیفہ اور قائم مقام بن جاتا۔

قرآن مجید نے بھی اس خلافت کی شان اور ثمرات ونتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وعد الله الذین امنوا منکم و عملو الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضٰی لهم الآیه۔

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے اہل ایمان اور صالحین کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور بالضرور زمین میں خلافت اور حکومت اور امارت عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی اور ضرور بالضرور اس خلافت ونیابت کے ذریعے ان کے اس دین کو مضبوط اور مستحکم فرمادے گا جو ان کے لیے پسند کیا اور اختیار فرمایا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حسب الوعدہ خلافت ظاہری اور خلافت باطنی کے ذریعے اس دین کے استحکام اور پائیداری اور ترویج واشاعت کا اہتمام کے اور دیگر ارباب علم اور متشرع حکام وسلاطین کے ذریعے اور کبھی صرف اور صرف خلافت باطنہ اور نیابت روحانیہ کے ذریعے جیسے آئمہ مجتہدین علیہم الرضوان نے اپنے اجتہادی کارناموں کے ذریعے اور اولیاء کرام علیہم الرضوان نے اپنے روحانی تصرفات کے ذریعے ایمان سے محروم لوگوں کے لیے ایمان اور ایقان کی راہیں ہموار کیں اور فساق وفجار کو فسق وفجور اور عصیان وطغیان سے باز رکھنے کا سامان اور اہتمام فرمایا۔

انہی مقدس ہستیوں کے مستفیدین اور مستفیضین میں سے اخوندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ بھی ہیں جو علم وعمل کے زیور سے آراستہ ہیں اور شریعت و طریقت کے انوار سے منور ہیں اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اس زینت اور نورانیت سے مزین فرمارہے ہیں اور منور ومستفید فرمارہے ہیں اور خیر امت کا جو

طرۂ امتیاز اور سرمایہ فخر و ناز ہے اس کو اپنا فرض منصبی اور ایمانی اور روحانی مقصد و مدعا سمجھتے ہوئے سرانجام دے رہے ہیں قال اللہ تعالیٰ

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر (الآیۃ)

تم سب امتوں سے افضل اور بہترین امت ہو جس کو لوگوں کی منفعت اور بھلائی کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم لوگوں کو معروف و مستحسن امور کا حکم دیتے ہو اور منکر اور ناپسندیدہ امور سے منع کرتے ہو اور (بذات خود بھی) ایمان کامل رکھتے ہو تو اس امت کی امتیازی شان یہی ہے کہ خود بھی اسلام و ایمان کے تقاضے پورے کریں اور دوسروں کو بھی کار خیر پر لگائیں اور کار شر سے باز رکھیں۔

حضرت والا درجت نے اولاد امجاد، خویش و اقرباء اور خلفاء تائبین اور مریدین و مسترشدین کو بلا کسی تفریق و امتیاز کے معروف پر کاربند اور منکرات سے متنفر اور مجتنب رہنے پر بھرپور توجہ صرف کر رکھی ہے اور صرف زبانی کلامی وعظ و تبلیغ پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ جہاں ہاتھ سے امور سئیہ اور منکرات کی تغیر ممکن ہو وہاں زور بازو سے بھی کام لیتے ہیں اور اس ارشاد نبوی پر عمل درآمد کا حق ادا کرتے ہیں۔

من رای منکم منکراً فلیغیره بیده ان لم یستطع فبلسانه وان لم یستطع فبقلبه۔

جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو ہاتھ سے تبدیل کرے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر زبان سے روکے اور یہ دونوں ممکن نہ ہوں تو پھر دل سے نفرت اور کدورت اور ناپسندیدگی کو اپنائے اور ایسے لوگوں سے دوستی اور محبت و الفت سے گریز کرے۔

تو بحمدہ تعالیٰ آپ اس فرمان مصطفوی پر کامل واکمل طور پر عمل پیرا ہیں اور فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثة الانبیاء علماء کرام انبیاء علیھم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔

ان الانبیاء لم یورثوا دینار اولاد رھما ولکن ورثو العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر

بیشک انبیاء علیہ السلام نے کسی کو دراھم اور دنانیر کا وارث نہیں بنایا لیکن انہوں نے لوگوں کو اپنے علوم اور شرائع کا وارث بنایا ہے لہٰذا جس نے یہ علم دین ان سے حاصل کرلیا تو اس نے ان کی وراثت سے بہت بڑا حصہ وصول کرلیا۔

اور ارشاد نبوی ہے علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل واشاعت اور ترویج وتنقید کے لحاظ سے لہٰذا بہت بڑا کارنامہ ہے جو حضرت موصوف عرصہ دراز سے سرانجام دے رہے ہیں اور اپنے خلفاء اور نائبین میں بھی یہ جذبہ اور عزم صمیم پیدا فرما رہے ہیں جو کہ منفعت متعدیہ ہے اور صدقہ جاری کے حکم میں ہے۔

بالعموم خانقاہی ماحول میں مرید اپنے پیر ومرشد کو اپنی حیثیت کے مطابق مالی تحائف اور نذرانے پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ان کی سنت اور سیرت پر عمل ضروری نہیں سمجھتے اور پیران عظام بھی نذرانے اور ہدیے بلاتکلف وصول فرماتے ہیں لیکن ان کی شرعی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاوت اور فرمانبرداری کو بالکل نظر انداز کردیتے ہیں جس سے مریدین کا یہ محکم نظریہ سامنے آتا

ہے کہ پیر و مرشد کو اللہ تعالیٰ کے عصیان وطغیان کے لیے بطور مورچہ استعمال کرنا ہے اوراس کے بدلہ میں چھ ماہ یا سال بعد پیر صاحب کو سو پچاس روپے نذرانہ پیش کر دینا ہے اور پیر و مرشد کا بھی وطیرہ اور طرز عمل یہی غمازی کرتا ہے کہ ہمارا کاروبار چل رہا ہے اور بلا محنت اور مشقت باعزت طور پر دولت دنیا جمع ہو رہی ہے اور داد عیش دینے کا موقع مل رہا ہے یہ فاسق اور فاجر رہیں اور دوزخ کا ایندھن بنیں نعوذ باللہ خواہ جنت جائیں ہمیں اس سے کیا غرض اور واسطہ؟

یہ سوچ اور فکر اور عمل و کردار اس منصب اور مسند کے قطعاً لائق نہ تھا نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے مگر بعض ہستیاں اس منصب اور مسند ارشاد کے تقاضوں کو سمجھتی بھی ہیں اور اس کو نبھا بھی رہی ہیں حضرت اخوندزادہ پیر طریقت رہبر شریعت فی زمانہ اس معاملہ میں سرفہرست نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بطفیل حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و مقربان بارگاہ ناز عمر خضر عطاء فرمائے اور حسب سابق امت مسلمہ کے افراد کی ظاہری اور باطنی جسمانی اور روحانی تزکیہ و تنقیہ اور تہذیب و تربیت کی توفیق خیر رفیق مرحمت فرمائے رکھے اور امت مسلمہ کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید اور مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

رہا یہ امر کہ حضرت کا ولایت میں کیا مرتبہ و مقام ہے اور اولیاء و ابدال اور نجباء اور نقباء اور اقطاب و اغواث اور ارباب ہویت میں سے کس قسم اور کس منصب میں داخل ہیں یہ میرا منصب اور مقام نہیں کیونکہ

ولی را ولی مے شناسد
و نبی را نبی مے شناسد

میں اس منصب سے کوسوں دور ہوں لہٰذا اس امر کا فیصلہ دینا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ میری حالت تو بس یہ ہے۔

احب الصالحین ولست منھم　　لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

در آرزوئے آنکہ تو آشنا شویم　　اویختم بر کہ بود آشنائے

صرف اتنا کہہ سکتا کہ حبیب مکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا ہے کہ

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیہ

فرما دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور میری اطاعت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لو تب تمہیں اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لے گا (ورنہ تمہارا محب ہونا بھی اس کے ہاں قابل قبول نہیں ہو سکتا) تو جو ہستی عرصہ دراز سے خود بھی مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مقدور بھر اتباع کر رہی ہے اور دوسروں سے بھی حتی الامکان اتباع کروا رہی ہے وہ یقیناً اس شہادت عظمیٰ اور مژدۂ جانفزا یحببکم اللہ کی کامل حق دار ہے وہ کریم حق دار کو اس کے جائز حق سے محروم نہیں رکھتا۔

حضرت علامہ مفتی محمد میل رضوی

ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ اکرم العلوم۔ نزد بتی چوک شیخوپورہ

مذہب مہذب حق اہلسنت و جماعت جنتی گروہ ہے اہلسنت و جماعت کی مخالف الحاد و زندیقیت ہے۔ سید عالم ﷺ کی شان اقدس میں عبارۃً وتقریراً اور تحریراً گستاخی کفر ہے وہابیہ خبیثہ رافضیہ شیعہ کے اکابر نے جو گستاخیاں کی ہیں ان کی تحسین کرنے والا کافر ہے۔ میں نے ان کی زیارت کی ہے۔ پیر صاحب پابند شریعت ہیں۔ جو سنت

کے سخت عمل پیرا ہیں۔ان کی تحسین اسی وجہ سے پیر صاحب موصوف کو پیر اہلسنت کہتے ہیں۔احقر کے نزدیک کوئی ایسی عبارت نہیں جس کی بنیاد بنا کر پیر صاحب موصوف پر طعن کیا جائے لہٰذا پیر صاحب ہمارے پیشوا اور راہنما ہیں۔آپ بہت بڑے فقیہہ محدث، مفسر اور مدرس ہیں اور جو لوگ حضرت پیر صاحب پر انگشت زنی کرتے ہیں ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔

حضرت اخندزادہ صاحب قبلہ......اللہ کی رحمت کا بادل

تحریر: حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ترجمہ: ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلیٰ آله و اصحابه اجمعین

اللہ تعالیٰ کی حمد اور بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ درود وسلام کے بعد شیخ المشائخ، زبدۃ الکاملین، مقتدی السالکین، داعی اسلام و مرشد طریقت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن افغانستان کے اکابر اولیاء اور مشائخ میں سے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایسا بادل ہیں جو افغانستان سے چلا اور پاکستان کے اطراف واکناف میں برسا، اس بادل نے دلوں کی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے نئی زندگی بخشی، آپ کے خلفاء کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر گئی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے علم، عمر اور فیض میں برکتیں عطا فرمائے اور ہم پر آپ کے فیوض وبرکات سایہ فگن رکھے، اور ہمیں آپ کی شفقت سے محروم نہ فرمائے۔

آپ کے فیوض وبرکات میں سے ایک تصنیف لطیف ''ہدیۃ السالکین'' بھی ہے جو

قسم قسم کے ہدایات اور برکتوں پر مشتمل ہے اور طریقت وشریعت کے طلبگار لوگوں کے لیے بالعموم اور علماء ومشائخ کے لیے بالخصوص ایک رہنما کتاب ہے، اور اس میں عامۃ المسلمین کے لیے زبردست افادیت ہے۔ حضرت پیر صاحب نے کتاب وسنت اور علماء واولیاء کے اقوال کی روشنی میں ولایت اور اولیاء کے مقام کی وضاحت فرمائی، اور اس سے مقصد یہ تھا کہ اللہ کے بندے اس کے ولیوں کی پیروی کریں اور دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مستحق بنیں۔

یا ایھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية فادخل فی عباری وادخلی جنتی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے بارے میں فرمایا ہے۔ متقی اور پرہیزگاری ہی اللہ کے ولی ہیں، اور یہ ارشاد ربانی بھی ہے:

الا ان أولياء اللّٰه لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين آمنوا وكانوا يتقون، لهم البشرى فی الحياة الدنيا والآخرة۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کریم کا کلام نقل کرتے ہوئے فرمایا: من عادی لی وليا فقد آذنته بالحرب۔ جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے جو شخص اس مسئلے کی تفصیل چاہتا ہے وہ امام علامہ عبدالغنی نابلسی کی تصنیف الحدیقۃ الندیۃ اور عصر حاضر کے معروف مرشد اخندزادہ سیف الرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ کے افادات پر مشتمل تصنیف ہدایۃ السالکین کا مطالعہ کرے۔

افسوس کی بات ہے کہ بعض معاندین آپ کے حوالے سے گالی گلوچ سے کام لیتے ہیں حالانکہ وہ خود ایسے رویے کے مستحق ہیں، کیونکہ حضرت پیر صاحب اجل علماء ومشائخ میں سے ہیں اور حدیث شریف میں مذکور ہے۔

لا یرحی رجل رجلا بالکفر والفسوق الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک، او کما قال الرسول صلی اللہ علیه وسلم۔

کوئی شخص کسی کو کفر یا فسق کے ساتھ یاد نہ کرے ورنہ اگر وہ کفر اور فسق سے بری ہوا تو کفر اور فسق اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ (یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

صاجزادہ شاہ اویس نورانی، کراچی

طریقت کے سلاسل سے وابستگی کا مقصد روحانی بالیدگی، عملی ارتقاء، علمی پختگی کا حصول اور باہمی ربط و تعلق کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حضور رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے اس حوالے سے سلسلہ نقشبندیہ سیفیہ خوش قسمت ہے کہ اس کے وابستگان اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں اور ان کے پیر و مرشد حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی اخندزادہ صاحب انھیں اپنی کامل توجہ اور اشد مخلصانہ طویل جدوجہد کے ذریعے سے فلاح و خیر کی شاہراہ پر گامزن ہیں میں نے اپنے والد گرامی حضرت قائد اہل سنت مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی نوراللہ مرقدہٗ کی وہ تحریر دیکھی ہے جو انھوں نے راوی ریان کے دورے کے موقع پر وزٹ بک پر اپنے تاثرات کی صورت میں یادگار چھوڑی ہے میری دعا ہے کہ خداوند قدوس حضرت موصوف کو اس کار خیر کی عمدہ جزا دے ان کا فیض عام کرے ان کی عمر میں زندگی میں اور برکتیں دے۔ میں برادرم ملک محبوب الرسول قادری کے لیے اور ان کے رسائل انوار رضا اور سوئے حجاز کی کامیابیوں اور مقبولیت کے لیے بھی دعا گو ہوں۔

☆ وائس چیئر مین: ورلڈ اسلامک مشن۔ 0333-3015151

نوٹ: یہ تو صرف چند علماء کرام کے تاثرات ہیں اگر تمام علماء کرام اور مشائخ عظام کے تاثرات نوٹ کئے جاہیں تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جائے گی۔

امیر شریعت وطریقت مجدد عصر حاضر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی دامت برکاتہم العالیہ کے نائب پنجاب خلیفہ مطلق شیخ العلماء فخر اہلسنت حضرت میاں محمد حنفی سیفی دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں چند علماء ومشائخ کے

تاثرات

حضرت علامہ پروفیسر سید منظہر سعید کاظمی شاہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ مرکزی امیر جماعت اہلسنت پاکستان سجادہ نشین آستانہ عالیہ کاظمیہ ملتان شریف

کی حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی صاحب سے متعدد بار ملاقات ہوئی جب بھی ملے بڑی محبت اور خلوص سے ملے انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان کو کامیاب کرنے کے لئے آپ اپنے سینکڑون مریدین کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہوئے

آپ ایک پروقار اور جاذب نظر شخصیت کے مالک ہیں طبیعت کے اندر بڑی سادگی ہے آپ کے سینے میں مسلکِ حق کا درد رکھنے والا دل ہے اور آپ دن رات مسلک حق اہلسنت کے فروغ اور ترویج واشاعت میں مصروف ہیں آپ کے تمام مریدین آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل پیرا ہیں فقیر دعا کرتا ہے کے اللہ تعالیٰ مسلک حق اہلسنت کے فروغ کے لئے آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور دین و دنیا کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مبلغ یورپ شیخ الحدیث وتفسیر حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم عالیہ

امیر جماعت اہلسنت کراچی پاکستان

حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب بن غلام محمد بن میاں احمد صاحب کو میں کافی عرصے سے جانتا ہوں مذہب اہلسنت وجماعت کا درد رکھنے والے احباب میں سے

ایک ہیں۔ حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب بنیادی طور پر میانوالی کے رہنے والے ہیں ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنے شہر کندیاں میں پائی اگر چہ میں حضرت موصوف کو بہت قریب سے نہیں جانتا تاہم جماعت اہلسنت پاکستان کے ہر اجلاس میں بالخصوص لاہور میں ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے موصوف بھی اس فقیر سے بہت محبت سے ملتے ہیں جماعت اہلسنت پاکستان نے جب کوئی ملک گیر کانفرس مذہب اہلسنت کی ترویج اور مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کو پھیلانے کے لئے جیسے سنی کنونشن لاہور علماء مشائخ کنونشن، عالمی سنی کانفرنس، ملتان۔ جیسے بڑے بڑے اجتماع اور پروگراموں میں حضرت بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نہ صرف آپ نے شرکت فرمائی بلکہ آپ کے تمام مریدوں نے بھی شرکت کی حضرت مولانا موصوف 25 سال سے لاہور میں قیام پذیر ہیں پنجاب (مرید کے) کے قریب ایک بہت بڑا دارلعلوم محمد یہ حنفیہ سیفیہ بھی چلا رہے ہیں۔ حضرت موصوف کی وہ تمام کوششیں مسلک ومذہب کے حوالے سے سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو شرف قبولیت بخشیں۔ آمین ثُم آمین۔

مفکر اسلام بانی رکن انجمن طلباء اسلام جناب حاجی محمد حنیف طیب دامت برکاتہم العالیہ

سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت علماء پاکستان

جامعہ جیلانیہ رضویہ لاہور پیر میاں محمد حنفی سیفی صاحب کی خدمات کو اجاگر کرنے کے لئے خصوصی مجلہ شائع کر رہا ہے۔ یہ بڑی اچھی روایت ہے ورنہ عموماً ہمارے یہاں خدمت کرنے والوں کی زندگی میں قدر دانی بہت کم ہوتی ہے محترم پیر میاں محمد حنفی سیفی صاحب بڑے منکسر المزاج اور تواضع سے لے کر عالمی سنی کانفرنس تک میں نے جب بھی اور جہاں بھی ان کو دیکھا تو مستعد پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے مشن کو کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وضاحتِ مسئلہ مولانا محمد داؤد صادق (گوجرانوالہ) نے ایک

آدمی کے ذریعے مسئلہ کی وضاحت طلب کی۔

مسئلہ جو شخص اولیاء اللہ کا منکر ہو اور اپنے آپ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اعلیٰ سمجھتا ہو۔ آپ ایسے شخص کے بارے کیا فرماتے ہیں کہ مولانا ابو داؤد کا نشانہ حضرت پیر طریقت قبلہ سیف الرحمن پیر ارچی مبارک تھے۔

میں نے فتویٰ اس مسئلہ کے پیش نظر دیا۔

آج مورخہ ۵ دسمبر بروز ہفتہ حضرت پیر طریقت صاحبِ شریعت قبلہ سیف الرحمن کے مریدین کے ایک نمائندہ وفد جو علماء مشائخ پر مشتمل ہے مجھ سے ملاقات کی

الجواب علماء مشائخ کے نمائندہ وفد سے مسئلہ کے بارے تفصیلاً بات چیت ہوئی۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پیر صاحب کے بارے جو باتیں منسوب کی گئی ہیں وہ تمامی لغو اور بے بنیاد ہیں آپ مسلک اہل سنت والجماعت حنفی ماتریدی ہیں۔ حضرت غوث اعظم الشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو با لوا سطہ اپنا مرشد اور پیر مانتے ہیں۔ ہر شام ختم خواجگان میں گیارھویں غوث اعظم پر ختم پڑھتے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ قبلہ پیر صاحب شریعت محمدی کی ترقی اور ترویج کے لیے شبانہ روز کوشاں ہیں۔ علاوہ ازیں جو کچھ رسائل و جرائد میں قبلہ پیر صاحب کے بارے مجھ سے منسوب کی گئی تحریریں بے بنیاد ہیں۔ میں ایسی ہستی کا دلی طور پر احترام کرتا ہوں۔

طالب دعا گو عطا محمد چشتی گولڑوی دھنی پیر صاحب

۰۵/۱۲/۹۱

انتباہ! استاذ الکل نابغۂ روزگار حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی کے فتویٰ کا متن افادۂ عام کے لیے من وعن نقل کر دیا گیا ہے جو درحقیقت بدنام زمانہ رسالہ ''خطرہ کا سائرن'' میں مذکور آپ کے فتویٰ کی آپ کی طرف سے تردید ہے۔ مصنف خطرہ کا سائرن کو چاہئے تھا کہ اس تردید کے بعد وہ اسے اپنی کتاب سے خارج کر دیتے۔ لیکن جس طرح دیگر علمائے اہل سنت کی تردیدات کے باوصف نہایت علمی خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان تحریرات کو خطرہ کے سائرن نامی رسالے سے خارج نہیں کیا گیا۔ اسی طرح علامہ موصوف علیہ الرحمۃ کے اس فتویٰ اُولیٰ کو بھی متعدد ایڈیشنز چھپنے کے باوجود رسالہ سے خارج نہیں کیا گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار